امام عالی مقام کی طرف "شیعوں" کے خطوط دعوتِ کوفہ اور صریح اقرار کہ ہم شیعانِ حسین آپ کو کوفہ بلا رہے ہیں

جلاء العیون:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ایں نامہ ایست بسوئی حسین بن علی علیہ السلام از جانب سلیمان بن صرد خزاعی و مسیب بن نجبہ و رفاعہ بن شداد بجلی و حبیب بن مظاہر و سائر شیعان او مومناں و مسلمانان اہل کوفہ۔ سلام خدا بر تو باد و حمد میکنیم خدا را بر نعمتہائی کاملہ او بر ما و شکر میکنیم او را بر آنکہ ہلاک کرد دشمن جبار معاند ترا کہ بے رضائی امت بر ایشاں والی شد و بجور و عدوان بر ایشاں را بناحق تصرف نمود و نیکاں ایشاں را بقتل رسانید و بدان ایشاں را بر نیکاں مسلط گردانید و اموال خدا را بر مالداران و جباران قسمت نمود پس خدا او را لعنت کند۔ چنانچہ قوم ثمود را لعنت کرد۔ بدانکہ ما در ایں وقت امامی و پیشوائی نداریم بسوئی ما توجہ نما۔ و بشہر ما قدم رنجہ فرما۔ کہ ما ہمگی مطیع تو ایم۔ شاید کہ حق تعالیٰ حق را ببرکت تو بر ما ظاہر گرداند و نعمان بن بشیر حاکم کوفہ در قصر الامارت نشستہ است در نہایت مذلت و بجمعہ او حاضر نمیشویم و در عید با او بیروں نمیرویم چوں خبر برسد کہ شما متوجہ ایں صوب گردیدہ اید او را از کوفہ بیروں می کنیم تا باہل شام ملحق گردد والسلام

پس ایں نامہ را با عبداللہ بن مسمع ہمدانی و عبداللہ بن وائل بخدمت آں زبدۂ اہلبیت عصمت و جلالت فرستادند۔ و مبالغہ کردند کہ ایشاں آں نامہ را بانہایت سرعت بخدمت آنحضرت برسانند۔ پس ایشاں در دہم ماہ رمضان داخل مکہ شدند و نامۂ اہل کوفہ را بآنحضرت رسانیدند۔ باز اہل کوفہ بعد از دو روز از فرستادن آں قاصداں قیس بن مصہر و عبداللہ بن شداد و عمارہ بن عبداللہ را فرستادند با صد و پنجاہ[۱۵۰] نامہ کہ عظمائے اہل کوفہ نوشتہ بودند۔ یک کس و دو کس و چہار کس و زیادہ یک نامہ نوشتہ بودند و باز بعد از دو روز ہانی بن ہانی سبیعی و سعید بن عبداللہ حنفی را بخدمت آں حضرت رواں کردند۔ و نوشتند۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایں عریضہ ایست بخدمت حسین بن علی از شیعاں و فدویان و مخلصان آنحضرت۔ اما بعد۔ بزودی خود را۔ بدوستان و ہوا خواہان خود برساں۔ کہ ہمہ مردم ایں ولایت منتظر قدوم مسرت لزوم تو اند و بسوئے غیر تو رغبت نمی نمایند البتہ تعجیل تمام خود را بایں مشتاقان مستہام برساں۔ والسلام خیر ختام۔

پس شبث بن ربعی و حجار بن ابجر و یزید بن حارث و عروہ بن قیس و عمرو بن حجاج و محمد بن عمرو عریضہ دیگر نوشتند بایں مضمون۔ اما بعد۔ صحرا ہا سبز شدہ و میوہ ہا رسیدہ اگر بایں صوب تشریف آوری۔ لشکر ہائی برائے تو مہیا و حاضر اند و شب و روز انتظار مقدم شریف تو می برند و ہر چند ایں نامہ ہا بآنحضرت میرسید۔ حضرت تامل نمودہ جواب ایشاں را نمی نوشت تا آنکہ در یک روز ششصد نامہ از آں غداراں بآنحضرت رسید چوں مبالغہ ایشاں از در گذشت و رسولاں بسیار نزد آنحضرت جمع شدند۔ دوازدہ[۱۲۰۰۰] ہزار نامہ از آں ناحیہ بآں

جناب رسید۔

(۱۔ جلاء العیون جلد دوم ص ۵۱۹ مطبوعہ تہران
طبع جدید۔ درخواست کردن اہل کوفہ برائے
ورود آنحضرت را)
(۲۔ چہاردہ معصوم جلد اول ص ۵۱۹)

ترجمہ:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط حسین بن علی علیہ السلام کی طرف من جانب سلیمان بن صرد خزاعی، مسیب بن نجبہ، رفاعہ بن شداد بجلی، حبیب بن مظاہر اور کوفہ کے تمام شیعان حسین مسلمانوں اور مومنین کی طرف سے ہے۔ تم پر اللہ کی سلامتی ہو۔ اللہ کی ہم پر کامل نعمتوں کے بدلہ اس کی ہم حمد کرتے ہیں۔ اور اس کا شکر ہے۔ کہ اس نے آپ کے ایک ظالم اور جابر دشمن کو ہلاک کیا۔ جو امت کی مرضی کے بغیر ان کا والی بنا رہا۔ اور ظلم و زیادتی سے ان کا حاکم رہا۔ ان کے اموال میں ناحق تصرف کیا۔ نیکوں کو قتل کیا۔ اور بروں کو نیکوں پر مسلط کر دیا۔ اللہ کا مال، مالداروں اور سرکشوں پر خرچ کیا۔ لہذا اللہ اس پر لعنت کرے۔ جس طرح اس نے قوم ثمود پر لعنت کی۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ اس وقت ہمارا کوئی امام و پیشوا نہیں۔ ہمارا خیال فرمائیے۔ اور ہمارے شہر میں قدم رنجہ فرمائیں۔ ہم سب آپ کے مطیع ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی برکت سے حق ہم پر ظاہر فرمادے۔ نعمان بن بشیر گورنر کوفہ دارالامارت میں بیٹھا ہوا ہے۔ اس کی گزر نہایت ذلت سے ہو رہی ہے۔ ہم جمعہ پڑھنے اس کے ہاں نہیں جاتے۔ اور نہ ہی عید کے لیے اس کے ساتھ باہر نکلتے ہیں۔ جب ہمیں آپ کے

یہاں آنے کی اطلاع ملے گی۔ ہم اسے کوفہ سے نکال دیں گے۔ اور وہ شام چلا جائے گا۔ والسلام۔

اس خط کو عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وائی کے ذریعہ امام حسین رضی کے پاس پہنچایا۔ اور پُر زور کہا۔ کہ لوگ اس خط کو بہت جلد امام حسین تک پہنچائیں دس رمضان المبارک کو یہ پیغامبر مکہ میں داخل ہوئے۔ اور کوفیوں کا خط امام موصوف کو دیا۔ ان کے دو دن بعد قیس بن مسہر عبداللہ بن شداد اور عمارہ بن عبداللہ کو ڈیڑھ سو رقعہ جات دے کر امام کے پاس کوفیوں نے بھیجا۔ جو رقعہ جات کوفیوں کے بڑے لوگوں کی طرف سے تھے۔ ایک ایک رقعہ دو دو، تین تین، چار چار یا زیادہ آدمیوں کی طرف سے مشترکہ تھا۔ اس کے دو دن بعد پھر ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کیا۔ اور لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط امام حسین بن علی کی طرف ان کے نام لیواؤں اور خادموں نے لکھا ہے۔ اما بعد۔ بہت جلد آپ اپنے ہی خواہ اور دوستوں کے پاس تشریف لے آئیں۔ اس علاقہ کے تمام لوگ آپ کی مبارک تشریف آوری کے منتظر ہیں۔ آپ کے سوا کوئی دوسرا انہیں نہیں بھاتا۔ بہت تاکید ہے۔ کہ آپ ان جانثاروں اور مشتاقانِ دید کو اپنے آنے سے خوش کریں۔ والسلام خیر ختام۔

اس کے بعد شبث بن ربعی، حجار بن ابجر، یزید بن حارث، عروہ بن قیس، عمر بن حجاج اور محمد بن عمرو نے ایک اور خط لکھا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔ اما بعد۔ صحرا سبز ہو گئے۔ میوہ جات پک گئے۔ اگر آپ ادھر قدم رنجہ فرمائیں۔ تو آپ کے لئے فوج بالکل تیار ہو گی۔ اور آپ کی تشریف آوری

کا ہم رات دن انتظار کر رہے ہیں۔

یہ خط جس قدر امام حسین رضی اللہ عنہ کو ملے۔ آپ نے ان کے جواب میں جلدی نہ کی۔ حتیٰ کہ ایک دن میں چھ سو رقعے ان مکاروں اور غداروں کے آپ کو پہنچے اور ان کا اصرار حد سے بڑھ گیا اور بہت سے ایلچی آپ کے پاس جمع ہو گئے بارہ ہزار خطوط بھی اس طرف سے وصول ہو چکے تھے۔ انتہیٰ۔

نوٹ:۔

مذکورہ روایت میں سعید بن عبد اللہ "حنفی"، کا لفظ آیا ہے اس سے مراد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا مقلد ہرگز نہیں، بلکہ مراد بنو حنیفہ قوم کا فرد ہے کیونکہ امام ابو حنیفہ امام حسین کی شہادت کے وقت پیدا ہی نہ ہوئے تھے۔ شہادت حسین ۶۱ھ میں اور ولادت امام ابو حنیفہ ۸۰ھ میں ہے۔

مقتل ابی مخنف:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ وَالْمُسَيَّبِ بْنِ نُجَيَّةَ وَرِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ الْبَجَلِيِّ وَحَبِيْبِ بْنِ مُظَاهِرٍ الْأَسَدِيِّ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّا نَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَنُصَلِّيْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْلَمْ يَا ابْنَ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَابْنَ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى أَنْ لَيْسَ لَنَا إِمَامٌ غَيْرُكَ فَاقْدِمْ إِلَيْنَا

لَنَا مَا لَکَ وَعَلَیْنَا مَا عَلَیْکَ فَلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَّجْمَعَنَا بِکَ عَلَی الْحَقِّ وَ الْھُدٰی وَاعْلَمْ اَنَّکَ تَقْدِمُ عَلٰی جُنُوْدٍ مُّجَنَّدَۃٍ وَّ اَنْھَارٍ مُّتَدَفِّقَۃٍ وَّعُیُوْنٍ جَارِیَۃٍ فَاِنْ لَّمْ تَقْدِمْ عَلٰی ذٰلِکَ فَابْعَثْ اِلَیْنَا اَحَدًا مِّنْ اَھْلِ بَیْتِکَ یَحْکُمُ بَیْنَنَا بِحُکْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ سُنَّۃِ جَدِّکَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اعْلَمْ اَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ فِیْ قَصْرِ الْاِمَارَۃِ وَلَسْنَا نَشْھَدُ مَعَہٗ جُمُعَۃً وَلَا جَمَاعَۃً وَلَوْ اَنَّکَ اَقْبَلْتَ اِلَیْنَا لَکُنَّا اَخْرَجْنَاہُ اِلَی الشَّامِ وَالسَّلَامُ۔

وَبَعَثُوا الْکِتَابَ مَعَ عُمَرَ بْنِ نَافِذِ التَّیْمِیِّ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّبِیْعِ الْھَمْدَانِیِّ فَخَرَجَا مُسْرِعَیْنِ حَتّٰی قَدِمَا عَلَی الْحُسَیْنِ وَمَعَھُمَا خَمْسُوْنَ صَحِیْفَۃً وَ لَبِثُوْا یَوْمَیْنِ اٰخَرَیْنِ وَبَعَثُوْا اِلَیْہِ مُسْھِرَ الْاَنْصَارِیَّ وَ مَعَہٗ کِتَابٌ فِیْہِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّہٗ لَا اِمَامَ غَیْرُکَ لَنَا یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ ثُمَّ لَبِثُوْا یَوْمَیْنِ اٰخَرَیْنِ وَ کَتَبُوْا کِتَابًا یَقُوْلُوْنَ فِیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَدْ اَیْنَعَتِ الثِّمَارُ فَاقْدِمْ اِلَیْنَا یَا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا قَالَ اَبُوْ مِخْنَفٍ وَّتَوَاتَرَتِ الْکُتُبُ اِلَیْہِ فَسَئَلَ الرُّسُلَ عَنْ اَمْرِ النَّاسِ فَقَالُوْا اِنَّھُمْ

كُلُّهُمْ مَعَكَ ثُمَّ كَتَبُوْا مَعَ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ وَسَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَنَفِيِّ وَكَانَ آخِرَ الرَّسُوْلِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فَلَمَّا قَرَءَ الْكِتَابَ جَمِيْعًا كَتَبَ فِيْ كِتَابٍ۔

(۱۔ مقتل ابی مخنف طبع الحیدریہ قدیم فی النجف
ص ۱۸ فی خروج الحسین علیہ السلام)
(۲۔ مناقب ابن شہر آشوب جلد چہارم
ص ۹۰ (فی قتلہ علیہ السلام۔)
طبع قم جدید)
(۳۔ اخبار الطوال ص ۲۲۹/ اہل کوفہ
والحسین مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ:۔

امام حسین رضی اللہ عنہ بن علی بن ابی طالب کو سلیمان بن صرد خزاعی، مسیب بن نجبہ، رفاعہ بن شداد البجلی، حبیب بن مظاہر اسدی اور ان کے تمام ساتھیوں نے کوفہ سے یہ خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد۔ ہم اللہ وحدہ لاشریک کی حمد کرتے ہیں۔ اور محمد وآل محمد پر صلوۃ بھیجتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ آپ کے بغیر ہمارا کوئی امام نہیں۔ اس لیے ہمارے ہاں تشریف لائیے۔ ہم نفع ونقصان میں شریک رہیں گے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی برکت وسبب سے ہمیں ہدایت وحق پر جمع کر دے۔ اور آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ آپ جب آئیں گے۔ تو ایک مضبوط لشکر آپ کی خاطر تیار ہوگا۔ اس

وقت نہریں جاری ہیں۔ چشمے پھوٹ رہے ہیں۔ اگر آپ خود تشریف نہ لاسکیں۔ تو اہل بیت میں سے کسی کو بھیج دیجیے۔ تاکہ وہ ہمارے درمیان اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے مطابق فیصلہ کرے۔

آپ کو علم ہو گا۔ کہ کوفہ کا گورنر نعمان بن بشیر انصاری قصر دار الامارۃ میں ہے۔ اور ہم نہ جمعہ پڑھنے اس کے ہاں جاتے ہیں۔ اور نہ نماز باجماعت میں اس کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ اگر آپ تشریف لائیں۔ تو ہم اُسے فوراً نکال کر شام بھیج دیں گے۔ والسلام

عمرو بن نافذ التیمی اور عبداللہ بن السبیع ہمدانی کو رقعہ دے کر روانہ کیا۔ یہ دونوں بہت جلد امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے۔ ان کے پاس پچاس کے قریب رقعہ جات تھے۔ ان کے دو دن بعد مسہر الانصاری کو رقعہ دے کر بھیجا۔ جس میں تحریر تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اما بعد۔ یقین فرمائیے آپ کے بغیر اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا کوئی امام نہیں۔ جلدی فرمائیے۔ جلدی تشریف لائیے۔ پھر دو دن بعد لوگوں نے اور رقعہ لکھا جس میں تحریر تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پھل پک چکے ہیں اے بنت رسول کے فرزند بہت جلد ہمارے ہاں تشریف لائیے۔

ابو مخنف کہتا ہے۔ کہ پے در پے رقعہ جات پہنچنے لگے۔ اور امام حسین رضی اللہ عنہ ایلچیوں سے کوفہ کے حالات دریافت فرماتے تھے۔ ایلچیوں نے کہا۔ حضرت! وہ سب آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر اس کے بعد ہانی بن ہانی اور سعید بن عبداللہ الحنفی کے ہاتھ رقعہ بھیجا۔ کوفیوں کی طرف سے

یہ آخری ایلچی تھا۔ جب امام موصوف نے تمام رقعہ جات پڑھے۔ تو یہ جواب تحریر فرمایا۔

ذبح عظیم :-

امیر معاویہ نے جب اپنا پیمانۂ عمر لبریز کر کے ساغرِ حکومت یزید کے حوالہ کر دیا اور مملکت میں ایک تغیر حادث ہوا۔ تو پیروانِ علی علیہ السلام نے اس وقت فرصت سمجھ کر کوفہ میں سلیمان بن صرد صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر ایک پُر اثر جلسہ کیا۔ جس میں باہم یہ عہد کیا گیا۔ کہ نصرت اہل بیت اطہار میں اپنی جان و مال سے دریغ نہ کریں گے۔ چنانچہ باتفاق رائے اہل جلسہ سلیمان بن صرد اور مسیب بن نجبہ اور رفاع ابن شداد اور حبیب ابن مظاہر نے ایک عرضی جناب امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں لکھی۔ جس کا خلاصہ مضمون یہ تھا۔

الحمد للہ کہ آپ کا دشمن جبار عنید ہلاک ہوا۔ فبعداً کما بعدت ثمود۔ اب آپ ہماری پیشوائی اور رہنمائی کے لیے تشریف لائیں۔ جس وقت آپ ادھر کا قصد فرمائیں گے۔ ہم حاکم کوفہ کو کوفہ بلکہ حدود عراق سے نکال دیں گے۔ ہم اس سے بالکل جدا ہو گئے ہیں۔ اور جمعہ اور جماعات میں اس کے ساتھ شریک نہیں ہوتے۔ عبداللہ بن سبیع اور عبداللہ بن وال سفیر و نامہ بر قرار پائے۔ جنہوں نے دسویں رمضان المبارک کو مکہ معظمہ میں عرضی جناب امام حسین علیہ السلام کے حضور میں پیش کی۔ اس کے بعد مسلسل عرضیاں پہنچنے لگیں۔ از انجملہ پانچ سو اکیس عرضیاں جن میں سے کوئی ایک شخص کی طرف سے تھی کوئی دو اور کوئی چار کی طرف سے۔ تھیں

بن مسہر عبدالرحمٰن بن عبداللہ اور عمارہ ابن عبید کی معرفت وصول ہوئیں۔ اسی سلسلہ میں شیث ابن ربعی حجاز ابن الحر ایزید ابن حارث یزید ابن عدیم عروۃ ابن قیس، عمر بن حجاج اور محمد بن عمید کی عرضیاں پہنچیں۔ جن میں بکمالِ وضاحت پر مقصد ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ سب سامان منظم ہو چکا ہے۔ اور لشکر آراستہ آپ کی نصرت کے لیے تیار ہے۔ جلد تشریف لائیے۔ سب سے آخر ہانی بن ہانی اور سعید بن عبداللہ اہل کوفہ کے سفیر پہنچے۔ اور اس مضمون کی عرضی لائے۔ کہ اب آنے میں تاخیر نہ کیجئے۔ جلد آئیے۔ تمام لوگ چشم براہ ہیں۔ اور آپ کے سوا کسی کی امامت اور خلافت سے رضامند نہیں ہیں۔ سبط ابن جوزی نے تذکرہ میں لکھا ہے۔ کہ بعض عرضیوں پر یہ جملہ بھی درج تھا۔

وان لم تقبل الینا فانت اثم'' یعنی اس حالت میں کہ ہم طالب ہدایت ہیں۔ اور آمادہ نصرت ہیں۔ اگر پھر بھی آپ تشریف نہ لائے تو اس کا بوجھ و گناہ آپ پر ہوگا۔

(ذبح عظیم ص ۱۴۶ طبع جدید مصنف خان بہادر مولوی سید اولادِ حیدر)

لمحہ فکریہ:۔

شیعہ حضرات کی معتبر کتب کے حوالہ جات ملاحظہ کرنے کے بعد ہر شخص پر یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ کہ امام عالی مقام کو خطوط لکھنے والے پکے اور کٹر شیعہ تھے۔ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے فدائی اور جانثار ہونے کے مدعی تھے۔ ان کی وفاداری اور دعوئے اطاعت کا یہ عالم تھا۔ کہ امام عالی مقام کے سوا کسی کو امام ماننے کے لیے تیار بھی نہ تھے۔ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی آمد کا اس قدر انتظار تھا۔ کہ سب کوفہ،

چشم براہ تھا۔ اور ہر خط و رقعہ میں یہ الفاظ تحریر کر کے اپنی امتیازی شناخت بھی کرا چکے۔ کہ "یہ عریضہ آپ کے اور آپ کے والد کے شیعوں، مخلصوں اور پیروکاروں کی طرف سے ہے"
آپ کو امام بنانے کا اتنا عزم تھا کہ وقت کے گورنر نعمان بن بشیر کے پیچھے نمازیں پڑھنی چھوڑ دیں۔ اور انہیں حدود عراق سے نکال دینے کی ٹھانی ہوئی تھی۔ ان تصریحات کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ کوفہ بلانے والے سُنی تھے۔ اور انہوں نے پے در پے بارہ ہزار رقعہ جات لکھے؟

ان شیعوں نے امام موصوف کو ہر طرح سے یقین دہانی کرائی۔ کہ آپ کی خاطر لشکر جرار تیار رکھا ہے۔ ہمارے پکے ہوئے پھل آپ کے اشارے کے منتظر ہیں۔ اور ہمارے چشموں کا پانی آپ کی خاطر جوش میں ہے۔ خدارا آپ جلد تشریف لائیے۔ جلد تشریف لائیے۔ اگر اب بھی آپ تشریف فرما نہ ہوئے۔ تو کل قیامت کو جوابدہی کے لیے تیار رہیئے۔

ان حوالہ جات سے دو باتیں بالکل عیاں اور ظاہر و باہر ہوگئیں۔

۱۔ امیر معاویہ کے انتقال کے بعد سلیمان بن صرد خزاعی کے مکان پر جمع ہو کر مجلس مشاورت قائم کرنے والے اتفاق رائے سے امام حسین کو کوفہ بلانے والے سب کے سب شیعہ تھے۔

۲۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کو بارہ ہزار خطوط و عرائض لکھنے والے اور انہیں لے جانے والے بھی تمام کے تمام "شیعانِ علی"، اور پکے "محب حسین" تھے۔